حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرآن میں

جمعہ خطبہ، بابت ماہ: دسمبر، ۲۰۱۸

منجانب:...آل انڈیا امامس کونسل

نحمده ونصلی علی رسول الكريم، أما بعد ! فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم
''ما المسيح ابن مريم الا رسول قد خلت من قبله الرسل''. وقال تعالى: '' وما قتلوه وما صلبوه و لكن شبه لهم''.

معزز سامعین کرام!

آج کا موضوع خطابت ہے''حضرت عیسی علیہ السلام قرآن میں''۔

یقیناً حضرت عیسی علیہ السلام اللہ کے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں۔ نہ وہ خدا ہیں اور نہ خدا کے بیٹے۔ جیسا کہ عیسائی دنیا نے ان کو خدا کا بیٹا قرار دے کر ان کے متعلق خرافات بلکہ مشرکانہ عقائد واعمال کا ناپاک جنگل آباد کردیا۔ یہ سچ ہے کہ ان کی ولادت بغیر باپ کے ہوئی ہے؛ لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ جو بغیر باپ کے خدا کی قدرت کے ذریعہ ظہور میں آئے اس کو اس کی حیثیت سے اوپر کردیا جائے یا نیچے اتار دیا جائے۔

قرآن حکیم سے زیادہ تفصیل حضرت عیسی کی تخلیق کے متعلق کہیں اور نہیں ملتی۔ قرآن نے صاف لفظوں میں یہ حقیقت بیان کی ہے کہ حضرت عیسی کی ولادت حضرت آدم کی طرح بغیر باپ کے ہوئی ہے: ''ان مثل عیسی کمثل آدم''.

ایسا اللہ نے کیوں کیا؟ اس راز کو اللہ ہی جانتا ہے مگر قرآن کا سیاق یہ بتاتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کا جو زمانہ ہے اس میں علم طب Medical science اور علم الطبعیات Physics کا بہت چرچا تھا اور یونان کے اطباء وحکما کی طب وحکمت گردوپیش کے ممالک وانصار کے ارباب کمال پر بہت زیادہ اثرانداز تھی اور صدیوں سے بڑے طبیب اور فلسفی اپنی حکمت ودانش اور کمالات طب کا مظاہرہ کررہے تھے؛ مگر خدائے واحد کی توحید ودین حق کی تعلیم سے خواص وعوام یکسر محروم تھے اور خود بنی اسرائیل جو نبیوں کی نسل سے تھے، بدترین گمراہیوں میں مبتلا تھے۔ عقل انسانی ظاہری چیزوں کی پرستش میں بری طرح گھری ہوئی تھی۔ انسان یہ سمجھنے لگا تھا کہ اشیا کے خواص ہی سے انسان کی زندگی میں تبدیلی رونما ہوتی ہے اور صحت وبیماری کا دارومدار مادی چیزوں پر ہے۔ گویا ظاہر بین کی نظروں میں جو کچھ تھا وہ اسباب تھے۔ اسی بیمار تصور کے ازالے اور اپنی قدرت کاملہ کے اظہار کے لئے اللہ نے حضرت عیسی کی تخلیق بغیر باپ کے کی۔ پھر ان کو ایسے معجزات عطا کئے جو ظاہری اسباب کے خلاف تھے۔

سورہ بقرہ میں حضرت عیسی کی زبانی اللہ کا ارشاد ہے: ''أنـی قد جئتكم باية من ربكم انی اخلق لكم من الطين كهيئة الطير فانفخ فيه فيكون طيرا باذن الله وابریء الاكمه والابرص واحی الموتی باذن الله و انبئكم بما تاكلون و ما تدخرون فی بيوتكم ان فی ذلک لاية لكم ان كنتم مؤمنين ومصدقا لما بين يدی من التوراة ولاحل لكم بعض الذی حرم عليكم وجئتكم باية من ربكم فا تقوا الله واطيعون، ان الله ربی و ربكم فا عبد ه هذا صراط مستقيم''.

میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نشانی لے کر آیا ہوں، میں تمہارے سامنے مٹی سے پرندے کی صورت کا ایک مجسمہ بناتا ہوں اور اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے، میں اللہ کے حکم سے مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا ہوں اور مردے کو زندہ کرتا ہوں۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم کیا کھاتے ہو اور کیا اپنے گھروں میں ذخیرہ کرکے رکھتے ہو۔ اس میں تمہارے لئے کافی نشانی ہے، اگر تم ایمان

لانے والے ہو۔اور میں اس تعلیم وہدایت کی تصدیق کرنے والا بن کر آیا ہوں جو تورات میں سے اس وقت میرے زمانے میں موجود ہے۔اور اس لئے آیا ہوں کہ تمہارے لئے بعض ان چیزوں کو حلال کردوں جو تم پر حرام کی گئی ہیں، دیکھو میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نشانی لے کر آیا ہوں؛ لہٰذا اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو، اللہ میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی، لہٰذا تم اس کی بندگی کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔

حضرت عیسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے سامنے اپنے منصب اور اللہ نے ان کو جن نشانیوں سے نوازا تھا بر ملا اظہار کیا اور ان کو اپنی اطاعت اور خدا کی بندگی کی طرف بلایا؛ مگر بنی اسرائیل جنکا مزاج بگڑا ہوا تھا، جن کے ہاتھ نبیوں کے خون سے رنگین تھے، اور کفر وعناد ان کی گھٹی میں پڑا ہوا تھا، معمولی معمولی بات کو لے کر وہ اللہ کے رسولوں کے خلاف شمشیر بے نیام ہوجاتے تھے، حضرت عیسی علیہ السلام کی اس آواز پر کان دھرنے کے بجائے ان کے مخالف اور ان کی جان کے دشمن ہوگئے؛ چنانچہ قرآن نے اسی صورت حال کی عکاسی کچھ اس طرح کی ہے:

" فلما احس عیسی منهم الکفر قال من انصاری الی الله، قال الحواریون نحن انصار الله امنا بالله واشهد بأنا مسلمون''. (سوره آل عمران: ۵۲)

چنانچہ جب حضرت عیسی کو ان کی طرف سے کفر کا احساس ہوا تو ان کو یہ گہار لگانی پڑی کہ تم میں کون میرا مددگار ومعاون ہوگا؟ اس پوری بھیڑ میں صرف چند لوگ جن کو حواریوں کے نام سے جانا جاتا ہے۔صرف ان کی زبان سے یہ بات نکلی کہ: ہم اللہ کے مددگار رہیں گے، اللہ پر ہمارا ایمان ہے۔آپ گواہ رہیں کہ ہم خدا کے حکموں کے سائے سر تسلیم خم کرنے والے ہیں۔

حاضرین!

بنی اسرائیل نے حضرت عیسی کے قتل کی سازش کی اور ان کو رومی حکومت کے حوالے کرکے اپنے اعتبار سے صولی دلوادی۔قرآن یہودیوں کے اس دعوے کی تردید کرتے ہوئے کہتا ہے کہ: ان یہودیوں کا یہ دعوی کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسی ابن مریم کو قتل کردیا ہے بے بنیاد ہے۔وہ نہ انکو قتل کرسکے اور نہ ہی ان کو تختہ دار پر لٹکا سکے؛ البتہ صورت حال ان پر گڈ مڈ ہوگئی۔"**وما قتلوه وما صلبوه ولکن شبه لهم**". (نساء:۱۵۷)

یہود اور نصاری نے حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں جو غلط نظریات اور عقائد اختیار کر لئے تھے، اللہ تعالی قرآن حکیم میں ان کے باطل عقائد پر تنقید کرتے ہوئے کہتا ہے:

"یا اهل الکتاب لا تغلوا فی دینکم ولا تقولو علی الله الا الحق، انما المسیح عیسی ابن مریم رسول الله وکلمته القاها الی مریم ،وروح منه ،فا منوا باالله ورسله ولا تقولو ا ثلثه، انتهوا خیرالکم، انما الله اله واحد، سبحانه ان یکون له ولد، له مافی السموات وما فی الارض، و کفی بالله و کیلا. لن یستنکف المسیح ان یکون عبدا لله''. (سورۂ نساء:۱۷۱،۱۷۲)

اے یہود ونصاری! تم اپنے دین میں غلومت کرو اور اللہ کے بارے میں جو سچ ہے وہی کہو۔ بیشک مسیح عیسی ابن مریم اللہ کا رسول اور اس کا کلمہ ہے، جو اللہ نے مریم میں القاء کیا ہے اور اس کی روح ہے۔تم اللہ پر اور اس کی رسولوں پر ایمان لاؤ، اور تین خدا مت کہو۔باز آجاؤ یہی تمہارے لیے بہتر ہے۔ بیشک اللہ ایک ہے۔وہ اولاد سے پاک ہے۔زمین وآسمانوں کی ساری چیزیں اسی کی ہیں۔اور اللہ کائنات کی کارسازی کے لیے کافی ہے۔حضرت مسیح کو ہرگز کوئی عار نہیں ہے کہ وہ اللہ کے بندے ہیں۔

حاضرین کرام!

جہاں تک حضرت عیسی علیہ السلام کی ولادت کا تعلق ہے تو یہ بات یقینی ہے کہ ان کی والدہ حضرت مریم علیھا السلام یروشلم موجودہ بیت

المقدس میں اس کی خدمت کے لئے اپنے والدین کی طرف سے مامور تھیں۔ایک دن ان کو غسل کی ضرورت پیش آئی؛ جبکہ ان کی عمر ۱۳ یا ۱۵ سال تھی۔جسکی وجہ سے وہ بیت المقدس سے پورب کی طرف چلی گئیں؛ تاکہ پردے کے ساتھ وہ غسل کرسکیں۔اسی اثناء میں حضرت جبریل ایک انسان کی شکل میں آئے۔تو حضرت مریم ان کو دیکھ کر گھبرا گئیں۔جیسا کہ قرآن بیان کرتا ہے۔

"قالت انی اعوذ با الرحمن منک ان کنت تقیا قال انما انا رسول ربک لاھب لک غلاما زکیا".

حضرت مریم نے کہا کہ میں رحمٰن کا حوالہ دے کر تم سے پناہ مانگتی ہوں۔اگر تم میں ذرا بھی خوف خدا ہے۔فرشتے نے کہا کہ: میں تمہارے رب کا قاصد ہوں۔میں تمہیں ایک پاکیزہ بچہ دینے کے لئے آیا ہوں۔اس پر ان کو اور حیرت ہوئی۔انہوں نے کہا کہ: میرے لئے بچہ کیسے ہوسکتا ہے۔جبکہ کسی انسان نے نہ تو مجھے چھوا ہے اور نہ میں بدچلن ہوں۔

بہر کیف فرشتے نے خدا کا فیصلہ سنایا کہ تمہارے رب کا فیصلہ یہی ہے۔" **وکان امرا مقضیا**".

مگر یہ بات واضح نہیں ہے کہ وہ موسم کون سا تھا۔قرآن کے سیاق سے جو بات معلوم ہوتی ہے۔وہ سردی کے موسم کے بجائے گرمی کا موسم تھا کیونکہ حضرت عیسی کی ولادت کے موقع پر کھجوروں کا ذکر ہے اور کھجوریں گرمی کے موسم میں ہوتی ہیں۔

" **وھزی الیک بجذع النخلۃ تسقط علیک رطبا جنیا**". تم کھجور کے تنے کو ہلاؤ تم پر تازہ پکی ہوئی کھجوریں گریں گی۔

اگر قرآن کے اس سیاق کی بنیاد پر فیصلہ کیا جائے تو حضرت عیسی کی ولادت دسمبر کے بجائے مئی جون کے مہینے میں ہوئی ہوگی۔پھر ۲۵ دسمبر کو حضرت عیسی کی پیدائش کا دن قرار دینا بالکل درست نہیں۔ویسے عیسائی دنیا کے پاس ۲۵ دسمبر کے تعلق سے کوئی تاریخی ریکارڈ موجود نہیں ہے۔یہ الگ بات ہے کہ ۲۵ دسمبر کو مسیحی دنیا کی عالمی عید اور قومی تہوار کی حیثیت حاصل ہے۔

۳۵۴ء میں حضرت عیسی کی ولادت کے ساڑھے تین سو سال بعد اس بدعت کا رواج عام ہوا۔عیسائیوں کے فرقوں میں پروٹسٹنٹ نے ہمیشہ اس کی مخالفت کی ان کا کہنا ہے کہ: یہ کیتھولک عقیدہ ہے بائبل سے جس کی کوئی سند نہیں ملتی۔جب انگلینڈ میں پروٹسٹنٹ کے ہاتھوں میں اقتدار آیا تو انہوں نے ۱۶۴۷ء میں کرسمس ڈے منانے کی روایت کو ختم کر دیا۔لیکن ۳۲ سال بعد ان کی حکومت کے خاتمے اور چارلس دوئم کی دوبارہ بحال ہونے پر یہ روایت دوبارہ زندہ ہوگئی۔

شروع شروع میں جب ۲۵ دسمبر کی تاریخ آئی تو چرچ میں ایک اجتماع ہوا۔ایک پادری صاحب کھڑے ہو کر حضرت عیسی کی تعلیمات اور آپ کی سیرت بیان کردیتے۔اس کے بعد اجتماع برخواست ہوجاتا۔لیکن کچھ عرصہ گزرنے کے بعد موسیقی پر نظمیں پڑھی جانے لگیں۔پھر اس میں ناچ گانا بھی شامل ہوگیا۔اب کرسمس ایک جشن کے طور پر منایا جاتا ہے۔اس ایک دن میں اتنے حادثات ہوتے ہیں کہ پورے سال اتنے حادثات نہیں ہوتے۔اس ایک دن میں عورتوں کی بے تحاشا عصمت دری کی جاتی ہے اور یہ سب کچھ حضرت عیسی علیہ السلام کے یوم پیدائش پر ہورہا ہے۔

حاضرین!

عیسائیوں کے اس مشرکانہ عقائد پر مبنی جشن و تہوار میں مسلمانوں کی شرکت کیسے درست ہوسکتی ہے۔آج کی عیسائی دنیا نے حضرت عیسی کی ساری تعلیمات کو اپنی خواہشات کے کانٹوں سے لہولہان کردیا ہے۔بلکہ عیسائیت کی حقیقی روح تو حضرت عیسی کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد چند برسوں ہی میں پولوس یہودی نے نکال دی تھی۔اس نے عیسائیت کے ساتھ وہ کھلواڑ کیا کہ انجیل کی سچی تعلیمات کو مسخ کر کے رکھدیا، اور انجیل کے نام پر جو نسخے تیار کئے گئے وہ لفظی و معنوی تحریفات کے ہاتھوں تباہ و برباد ہوگئے۔عیسائی دنیا کے پاس حضرت عیسی علیہ السلام کی سچی تعلیمات کا دور دور تک اتا پتہ نہیں ہے اور یہ آج کی بات نہیں ہے بلکہ اسلام کی آمد سے پہلے ہی ان کا یہ دینی سرمایہ ضائع ہوگیا تھا۔اور وہ طرح طرح کی

گمراہیوں میں مبتلا ہو گئے۔ تبھی تو قرآن حکیم عیسائیوں کے بارے میں ''الضالین'' کی تعبیر اختیار کرکے ان کی بے راہ روی و بے سمتی کی طرف واضح طور پر اشارہ کر رہا ہے۔

آج مسلمان یہود و نصاری کی تقلید میں اپنے ایمان اور اپنی غیرت کا سودا کر رہا ہے۔ اسلام کی سچی تعلیمات کو چھوڑ کر ان کے رسم و رواج کو اختیار کرنے پر فخر محسوس کر رہا ہے۔ یہ کسی بھی طور پر مسلمانوں کے لئے جائز نہیں ہے۔ کرسمس کے دن مسلمانوں کا خوشی منانا اور عیسائیوں کی تقریبات میں شرکت کرنا بھی درست نہیں ہے۔ ہاں ہمارا یہ عقیدہ ضرور ہے کہ حضرت عیسی اللہ کے رسول ہیں اور وہ ہمارے نبی ﷺ سے پہلے بنی اسرائیل کے آخری رسول ہیں۔ خود ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں عیسی ابن مریم سے سب سے زیادہ قریب ہوں اور میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے''۔

خود حضرت عیسی نے ہمارے نبی ﷺ کی آمد کی بشارت دی اور بنی اسرائیل کو آپ ﷺ پر ایمان لانے کی دعوت دی۔ قرآن نے ان کی بشارت کو یوں نقل کیا ہے۔

" واذ قال عیسی ابن مریم یبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم، مصدقالما بین یدی من التوراۃ ، و مبشرا برسول یاتی من بعد ی اسمہ احمد". (سورۂ صف:٦)

اور وہ وقت یاد کرو جب عیسی ابن مریم نے کہا: اے بنی اسرائیل! بلاشبہ میں تمہاری جانب اللہ کا رسول ہوں۔ تصدیق کرنے والا ہوں جو میرے سامنے ہے توراۃ کی اور بشارت دینے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا۔ اس کا نام احمد ہے۔

مختصر یہ کہ موجودہ عیسائیت عقیدۂ تثلیث (یعنی حضرت عیسی ، حضرت مریم اور اللہ تینوں کو خدا سمجھنے پر) اور عقیدہ کفارہ (یعنی سب کے گناہوں کا کفارہ عیسی علیہ السلام نے سولی پر چڑھ کر ادا کر دیا ہے، اب کوئی بھی بڑا سے بڑا گناہ کرے گا تو اس کو سزا نہیں ہوگی) پر کی بنیاد پر توحید اور انبیائی تعلیمات سے دور ہے۔ اس لئے عیسائیوں کے مذہبی پروگرام میں شرکت سے پرہیز لازم ہے۔ البتہ انسانی بنیادوں پر ان سے بہتر تعلقات بنانا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، ان کی مدد کرنا، ہماری اخلاقی اور اسلامی تعلیمات کا حصہ ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالی نے تمام شریروں کے شر سے بچانے کے لیے زندہ آسمان پر اُٹھا لیا اور قرب قیامت امتی کی حیثیت نازل فرمائیں گے۔ اور شریعت محمدی کے مطابق زندگی گزاریں، بہترین خلافت قائم کریں گے اور دنیا سے ہر طرح برائی کو ختم فرمائیں گے۔

اللہ تعالی ہم سارے انسانوں خاص کر تمام مسلمانوں کو عیسی علیہ السلام کے بارے میں صحیح عقیدہ رکھنے اور اسلام کی صحیح نظریات کے مطابق زندگی گزارنے اور عیسائی دنیا کو حقائق صحیحہ سے واقف کرانے کی توفیق عطا فرمائے اور جتنے خرافات اور بدعات گڑھ لی گئی ہیں۔ ان سے خود کو بچنے اور دوسروں کو بچانے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین